21969 - مسجد میں نماز کی ادائیگی کے وجوب کے لیے مسافت کتنی ہے؟

سوال

میں ان شاء اللہ برطانیا کا سفر کر رہا ہوں تقریبا وہاں ایک ہفتہ رہوں گا جہاں میری رہائش ہے وہاں سے مسجد تقریبا ڈیڑھ کلو میٹر کی مسافت پر ہے میں اذان نہیں سن سکتا کیونکہ برطانیا کی اکثر جگہوں پر بلند آواز سے نہیں کہی جاتی، اگر میں روزانہ پانچ بار اتنی مسافت طے کر کے باجماعت نماز کے لیے مسجد جاؤں تو مجھے مشقت اٹھانی پڑے گی (اللہ نے مجھے اچھی صحت سے نوازا ہے، لیکن روزانہ پانچ بار یہ مسافت طے کرنے کے لیے جھد درکار ہے) مجھے علم ہے کہ میں بس استعمال کرسکتا ہوں لیکن یہ روزانہ پانچ بار ہے جس میں بہت جدوجھد کرنا ہو گی، لہذا کیا میرے لیے اپنی رہائش میں اس اتنی مدت (ایک ہفتہ) انفرادی نماز ادا کرنا جائز ہے ؟
میں نے پڑھا ہے کہ جس مسافت سے اذان سنائی نہ دیتی ہو وہ پانچ کلو میٹر ہے، لیکن میرے خیال میں یہ مسافت بہت طویل ہے، کہ مسلمان شخص سے یہ مسافت طے کر کے مسجد جانے کا مطالبہ کیا جائے تا کہ وہ نماز باجماعت ادا کرے، اس پر مستزاد یہ کہ میرے خیال میں اتنی طویل مسافت سے اذان کی آواز سنائی دے جائے، حتی کہ اگر فضاء میں خاموشی بھی ہو میرے خیال میں اس کے متعلق حساب لگانے میں غلطی ہوئی ہے، گزارش ہے کہ آپ اس کے متعلق اپنی رائے کی وضاحت کریں کہ جہاں میں رہونگا وہاں نماز ادا کرنا صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" عام حالت میں لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان کی آواز سننے والے پر اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنی واجب ہے جہاں وہ اذان ہوئی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اذان سنی اور وہ نماز کے لیے نہ آیا تو بغیر عذر کے اس کی نماز ہی نہیں "

اسے ابن ماجہ دار قطنی اور ابن حبان نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر کیا ہے ؟

تو انہوں نے فرمایا: خوف، یا بیماری.

صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

ايك نابينا شخص رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے كہنے لگا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مجھے مسجد تك لانے كے ليے كوئى نہيں تو كيا ميرے ليے اپنے گھر ميں نماز ادا كرنے كى رخصت ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا: كيا تم نماز كى اذان سنتے ہو ؟

تو اس نے جواب ديا: جى ہاں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: پھر آيا كرو "

ابن مسعود رضى اللہ تعالى كہتے ہيں:

(جسے يہ بات اچھى لگتى ہے كہ وہ كل اللہ تعالى كو مسلمان ہو كر ملے تو اسے يہ نمازيں وہاں ادا كرنے كا التزام كرنا چاہيے جہاں اذان ہوتى ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى نے تمہارى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ليے سنن الھدى مشروع كيں، اور يہ سنن الھدى ميں سے ہيں، اگر اپنے گھر ميں پيچھے رہنے والے شخص كى طرح تم بھى اپنے گھروں ميں نماز كرو تو تم نے اپنے نبى كى سنت كو ترك كر ديا، ہم نے ديكھا كہ منافق جس كا نفاق معلوم ہوتا وہى اس سے پيچھے رہتا، يا پھر مريض، ايك شخص كو لايا جاتا اور وہ دو آدميوں كے درميان سہارا لے كر آتا اور اسے صف ميں كھڑا كر ديا جاتا)

صحيحين ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے حديث مروى ہے كہ:

" اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے، ميں نے ارادہ كيا كہ نماز كے ليے اذان كا حكم دوں اور پھر كسى شخص كو لوگوں كى امامت كرانے كا حكم دوں اور پھر ميں اپنے ساتھ كچھ لوگوں كو جن كے پاس ايندھن ہو لے كر ان مردوں كے پيچھے جاؤں جو نماز كے ليے نہيں آئے اور انہيں گھروں سميت جلا كر راكھ كر دوں "

نماز كى شان تعظيم اور مساجد ميں نماز باجماعت كى ادائيگى پر ابھارنے والى احاديث بہت ہيں، مسلمانوں پر واجب ہے كہ وہ مساجد ميں نماز ادا كرنے كى محافظت كريں، اور ايك دوسرے كو اس كى تلقين اور اس پر تعاون كريں...

ليكن جو شخص مسجد سے اتنا دور ہو كہ لاؤڈ سپيكر كے بغير اذان كى آواز نہ سنتا ہو تو اس كے ليے مسجد ميں جانا لازم نہيں، مذكورہ احاديث كے ظاہر كى بنا پر اسے اور اس كے ساتھ دوسروں كو اپنى مستقل نماز باجماعت ادا كرنے كا حق حاصل ہے.

ليكن اگر وہ مشقت اٹھا كر ان مساجد ميں نماز باجماعت ادا كريں دور ہونے كى بنا پر جن كى اذان بغير لاؤڈ سپيكر سنائى نہيں ديتى تو ان كے ليے اس ميں عظيم اجروثواب ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" لوگوں ميں سب سے زيادہ اجروثواب اسے حاصل ہوتا ہے، جو سب سے زيادہ دور ہو اور زيادہ چل كر آئے "

مساجد کی طرف جانے کی فضیلت اور اس پر ابھارنے کی احادیث بہت زیادہ ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (12 / 58 ـ 61).

اذان کی سماعت کے ضابطہ میں علماء کرام کا کہنا ہے:

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب اذان دینےوالا سننے والا ہو (یعنی بہرہ نہ ہو) اور فضاء میں خاموشی اور سکون، اور ہوا میں ٹھراؤ ہو، لیکن اگر اذان دینے والا بہرہ ہو اور آدمی غافل ہو، اور فضاء میں خاموشی و سکون نہ ہو تو بہت ہی کم اذان سنائی دیتی ہے.

دیکھیں: الام (1 / 221).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

اذان کی سماعت میں معتبر یہ ہے کہ مؤذن شہر کے کنارے کھڑا ہو اور ماحول میں خاموشی اور سکون ہو تو اس اذان کے سننے والے پر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا لازم ہے، اور اگر نہیں سنتا تو لازم نہیں. اھـ

دیکھیں: المجموع شرح التھذیب للنووی (4 / 353).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

وہ جگہ جہاں سے غالبا اذان سنائی دیتی ہے - اگر مؤذن بہرہ نہ ہو - وہ بلند و بالا جگہ ہے، اور فضاء میں سکون و خاموشی ہو، اور آوازوں میں ٹھراؤ اور سننے والا نہ تو لہو و لعب میں مشغول ہو اور نہ ہی بھولا ہوا...

دیکھیں: المغنی (2 / 107).

واللہ اعلم .